احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ بدھ ۱۳/ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ، یکم تبوک ۱۳۷۲ ہش، یکم ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۱۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ

آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلوں سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بے جا کینوں اور بخلوں اور بد زبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے۔ بے قراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جرمنی ــــــ دنیا کی کوئی تقدیر اس راستے میں حائل نہیں ہو سکتی

اس کیلئے ضروری ہے کہ جرمن قوم سے بڑھ کر خصوصیات اپنے اندر پیدا کریں

جرمنوں میں ڈسپلن اجتماعیت اور اطاعت ہے ان کو اخلاقی قدروں کے نمونے دکھائیں

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے چودھویں سالانہ اجتماع سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب کا خلاصہ جو ۳۰۔ مئی ۱۹۹۳ء کو ناصر باغ جرمنی سے ساری دنیا میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۳۰۔ مئی۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت احمدیہ جرمنی کو فرمایا ہے کہ جرمنی ضرور احمدی ہوگا دنیا کی کوئی تقدیر اس راہ میں نہیں آ سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے کردار و اعمال میں ڈسپلن اتحاد اور عزتوں اور عصمتوں کی حفاظت کا نمونہ پیدا کریں۔ تب یہ روحانی انقلاب جس کے آپ سردار بنائے گئے ہیں آپ کی اور میری آنکھوں کے سامنے پورا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ۱۴ ویں سالانہ اجتماع میں اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمائے۔ یہ خطاب جرمنی سے تمام دنیا میں تین مواصلاتی سیاروں کے رابطے کے ذریعے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جرمنی کی جماعت میں بہت سی ایسی خصوصیات ہیں جن میں اس جماعت نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ لیکن ایک ایسی بات ہے جس سے میرا دل سب سے زیادہ راضی ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔ اس سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اراکین نے نماز باجماعت کا ایسا شاندار مظاہرہ کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ ہر نماز کے وقت پنڈال بھرا ہوا ہوتا تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ عرفان کے لحاظ سے بلوغت کو پہنچ رہی ہے اور جانتی ہے کہ سارے اجتماعات لاحاصل ہیں جب تک عبادت کا حق ادا نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ یہ ایک ایسا مقابلہ ہے جس کا انعام آسمان سے آتا ہے اور زمین پر ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فلاح اس وقت مل سکتی ہے جب آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ جب آپ نمازوں کی حفاظت کریں گے تو نمازیں ہمیشہ آپ کی نگران رہیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو بتائی گئی اللہ تعالیٰ کی ایک خبر کے پورے ہونے کے بھی آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ جس میں حضور نے روس میں عظیم روحانی انقلاب پیدا ہونے کی خبر دی تھی اور ایک رویا میں اس عاجز (یعنی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) کو ایک بچے کی صورت میں گود میں اٹھا کر روس کے میدان میں قدم رکھا۔ اب جو آثار پیدا ہو رہے ہیں اس سے یقین ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جبکہ روس کی سرزمین احمدیت کو قبول کرنے کے لئے ذہنی قلبی اور روحانی طور پر تیزی سے تیار ہو رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روس میں احمدیت کے پھیلاؤ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی ایک اور خدائی خبر جس کا تعلق جرمنی سے ہے اس دور میں پوری ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ۱۹۴۵ء کے لگ بھگ ایک رویاء دیکھی۔ جس میں یہ دیکھا کہ ہٹلر ہمارے گھر میں آیا ہے۔ پہلے پتہ چلا کہ ہٹلر قادیان میں آیا ہے۔ اور بیت اقصیٰ میں آیا ہے۔ میں نے ایک آدمی کو دوڑایا کہ اس کو بلا کر لاؤ۔ اس کو میں نے اپنے گھر میں بٹھایا اور دیکھا کہ ہمارے گھر کی مستورات بھی اس کے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں حیران ہوا کہ یہ پردہ کیوں نہیں کرتیں۔ تو مجھے خیال آیا کہ ہٹلر احمدی ہو گیا ہے اور میرا بیٹا بن گیا ہے۔ اس لئے اس سے پردہ نہیں کر رہیں۔ پھر میں نے اسے دعا دی کہ اے خدا اس کی حفاظت کر۔ اسے ترقی دے۔ یہ رویا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱۔ جنوری ۱۹۵۷ء میں مذکور ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب یہ خدائی خبر دی گئی اس وقت اس کے پورا ہونے کے کوئی معمولی سے آثار

مسلسل صفحہ ۲ پر

محترم مرزا محمد یوسف نیّر صاحب

کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ ۲۹۔ اگست۔ مکرم مرزا محمد یوسف نیّر صاحب مربی سلسلہ کو آج رات بعد از عشاء بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کا جنازہ بیت المبارک میں بعد عشاء محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا جس میں اہل ربوہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر مولانا نے فرمایا کہ مکرم مرزا یوسف نیّر صاحب بے حد مخلص اور وقف کے تقاضوں کو کامل اطاعت و فرمانبرداری سے بجالانے والے تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم مرزا یوسف نیّر صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبد القادر صاحب ناظر دیوان اطلاع دیتے ہیں کہ "خاکسار کی اہلیہ گذشتہ سات آٹھ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور علاج کے باوجود بہت معمولی افاقہ ہے۔ خاص طور پر صبح کے وقت نیند کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ نیم بے

باقی صفحہ ۷ پر

یہ شمارہ خطبہ نمبر کے خریداروں کے لیے بھی ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

بھی افق پر نظر نہیں آ رہے تھے۔ اس کے بعد جو انقلابات برپا ہوئے اس کے نتیجے میں برصغیر پاک و ہند کے احمدیوں کو بکثرت یہاں آنے کا موقع ملا۔ اور جرمنی نے جتنی وسعتِ قلب کے ساتھ اپنے دروازے ان احمدیوں کے لئے کھولے یہ ایک خدائی تقدیر تھی۔ اور یہ قوم اس خدائی تقدیر کے تابع مجبور تھی کہ ایسا کرے۔ اللہ تعالیٰ کے منشاء میں یہ مقدر تھا کہ آپ لوگوں کے ذریعے اس قوم کو ہدایت ملے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہٹلر جرمن قوم کا ایک ایسا رہنما تھا کہ اس کے ایک اشارے پر اس کی قوم ایک ہاتھ کی طرح اٹھتی اور بیٹھتی تھی۔ اور اس کا مسلک درست تھا یا غلط تھا اس کی تائید کرتی تھی۔ اس کا ایک رویاء میں آنا بتاتا ہے کہ اس قوم میں نیکی کی بڑی صلاحیتیں ہیں۔ اور اللہ کی تقدیر میں یہ مقدر ہے کہ اس قوم کا میلان احمدیت کی طرف ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی تقدیروں میں یہ بات کہ کب پوری ہوگی اس بات کا بڑا دخل ہوا کرتا ہے کہ ایمان والوں کا کردار کیا ہے۔ اور اس کے پورا ہونے کے زمانے کا فیصلہ ایمان والوں کا کردار کیا کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ موسیٰؑ کی قوم نے اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ کی تقدیر میں تاخیر ڈال دی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں ادنیٰ سا بھی شک نہیں کہ یہ رویاء لازماً پوری ہوگی۔ خدا کا وعدہ کوئی نہیں ٹال سکتا۔ آپ خوش نصیب ہیں جن کے ذریعے اس خدائی خبر کے پورا ہونے کی داغ بیل ڈالی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ یہاں خدا کے فضل و کرم سے مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے۔ اب آپ کو وہ کردار ادا کرنا ہوگا۔ جو اس خدائی خبر کے پورا ہونے میں مددگار ثابت ہو۔ آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں اور میرے مخاطب ہیں یا وہ جو جرمنی میں مختلف مقامات پر ہیں آپ کو اور مجھے بھی اللہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اس خدائی خبر کو پورا ہوتے دیکھیں۔ اس کا دارومدار آپ کے اعمال پر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جرمنی کو روحانی طور پر مطیع کرنا آسان کام نہیں ہے۔ مادی ترقی کے لحاظ سے وہ آپ سے اتنا آگے ہیں کہ آپ کو ان کو آواز بھی نہیں دے سکتے۔ مادی ترقیات میں جرمنی کا قافلہ اتنا آگے ہے کہ یورپی قومیں اس سے ٹکرا رہی ہیں۔ پھر آپ کے پاس کون سی ایسی خصوصیات ہیں جن کے نتیجے میں آپ ان کو بالا حیثیت سے پیغام دے سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اخلاقی قدروں کا میدان ہے۔ یورپ کی طرح جرمنی میں بھی اخلاقی قدریں تیزی سے مجروح ہو رہی ہیں۔ ۱۰۔۱۵ سال قبل جرمنی میں ذاتی مفاد کی خاطر قومی مفاد کو قربان کرنے کا تصور بھی نہ تھا۔ لیکن اب دن بدن ایسے آثار پیدا ہو رہے ہیں کہ اخلاقی بحران کا خطرہ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گیا ہے۔ لیکن باقی یورپ میں یہ اخلاقی بحران دنیا کے لئے اتنا بڑا خطرہ نہیں ہے جتنا جرمنی کا اخلاقی بحران دنیا کے لئے خطرہ ہے۔ جرمنی میں نازی ازم کے خیالات پھر ابھر رہے ہیں۔ اور یہ خیالات تبھی پیدا ہوتے ہیں جب قوم سمجھتی ہے کہ ان کے رہنما ان کے مقاصد پورے نہیں کر رہے۔

حضور ایدہ اللہ نے جرمن قوم کی اہم خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جرمن قوم کا خمیر اجتماعیت سے اٹھایا گیا ہے۔ سارے یورپ میں اور کسی قوم کا خمیر اس طرح اجتماعیت سے نہیں گوندھا گیا۔ اس لحاظ سے جرمن قوم کو روحانی قوموں سے مماثلت ہے۔ روحانی قومیں ایک ہاتھ سے اٹھنا اور بیٹھنا جانتی ہیں۔

جرمن قوم کی دوسری اہم خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ قوم اپنے لیڈر کی جس طرح اطاعت کرتی ہے یہ صلاحیت اور کسی یورپی قوم میں نہیں۔ چرچل نے جنگ عظیم دوم کے بعد اس قوم کے کردار کا تجزیہ کرتے ہوئے یہی بات کہی تھی اور میں اس سے سو فیصد متفق ہوں۔ کہ یہ قوم اپنے لیڈر کی آنکھیں بند کر کے پیروی کرتی ہے چاہے اس کا کردار صالحانہ ہو چاہے فاسدانہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی رویاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس میں بیت اقصیٰ کا جو ذکر ہے اس سے مراد ہے دور کی بیت الذکر۔ اس سے جرمنی کی جماعت احمدیہ مراد ہے۔ کیونکہ بیت الذکر سے مراد جماعت ہوا کرتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ پہلے جرمن قوم کا رجحان ایک دور کی جماعت کے ذریعے احمدیت کی طرف ہوگا۔ اور جرمن قوم احمدیت میں داخل ہوگی اس کے بعد اس کا تعلق مرکز سے قائم ہوگا۔ اور وہ امام جماعت کے اتنا قریب آجائے گی کہ امام جماعت کی دعائیں اسے حاصل ہونگی۔ اور اس کے کردار میں ایسی زبردست تبدیلی پیدا ہوگی کہ وہ خواتین کی عزت کی محافظ بن جائے گی۔ یہ تبدیلی کب ہوگی؟ یہ الٰہی فیصلہ ایک حد تک آپ کے عمل پر منحصر ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے اندر وہ خوبیاں پیدا کریں جن کا اس رویاء میں ذکر ہے۔ اس قوم میں جو ڈسپلن ہے آپ اس سے بڑھ کر ڈسپلن دکھائیں۔ اس میں اجتماعیت کی خوبی ہے۔ آپ اس سے بڑھ کر اجتماعیت کا مظاہرہ کریں۔ آپ دین حق کے نام پر پھٹے ہوئے دلوں سے اس قوم کو فتح نہیں کر سکتے۔ جو آپس کے فاصلے نہیں پاٹ سکتے وہ دوسروں کے قلب کس طرح آپس میں باندھ سکتے ہیں۔ یہ کسی فرد بشر کا کام نہیں۔ اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے گھروں میں دعائیں کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خود کو جماعتی تنظیم کے ساتھ اس طرح پیوست کر دیں کہ کوئی نفسِ شیطانی آپ کو اس سے الگ نہ کر سکے۔ آپ اپنے امیر کی، صدر کی اور اس کے نیچے جتنے عہدیدار خدا کی نمائندگی میں مقرر ہیں انکی اطاعت اپنے آپ پر فرض کر لیں۔ آپ کو دنیا کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ آپ نے وہ نمونہ دکھانا ہے جس کو دیکھ کر دنیا آپ کی طرف دوڑے۔ آپ نے یہ روح جرمن قوم میں پھونکنی ہے۔ اور اسے بتانا ہے کہ اپنی صلاحیتوں کو خدا کی خدمت میں پیش کرو۔ اور دنیا سے محبت، عشق کے نتیجے میں ہو۔ جبر و تشدد یا استبداد کے نتیجے میں نہ ہو۔ محبت کا یہ وہ جادو ہے جو ہمیشہ جیتا ہے اور آج بھی جیتے گا۔ اس ملک کو امن اور سلامتی کی ایسی قدریں دیں جو اس ملک سے ختم ہوتی جا رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ میں آجائیں آپ دنیا سے بے خوف ہو جائیں گے۔ آپ نے تو ان کو بچانا ہے۔ جرمنی میں اگر تشدد کے خیالات سر اٹھا رہے ہیں تو ان سے ڈرنا نہیں۔ آپ بے سروسامان ہو کر آئے انہوں نے آپ کو پناہ دی۔ یہ آپ کے محسن ہیں۔ آپ تو محسنِ انسانیت کے غلام ہیں۔ ان کے گرد حُسنِ محمدؐ کی دیواریں کھڑی کر دیں۔ تب خدا کی خبریں بڑی شان سے پوری ہوں گی۔ اور ہٹلر ضرور احمدی ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس رویاء میں ایک اہم پیغام عصمتوں کی حفاظت کا پیغام ہے۔ جنسی بے راہروی ایک سیلاب کی طرح بڑھ چکی ہے۔ کسی گھر کی دیوار اتنی طاقتور نہیں کہ اسے روک سکے۔ آپ نے پاک باطن اور پاک سیرت ہو کر اس سیلاب بلا کو روکنا ہے۔ آپ کی عورتیں زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں اور مغرب کے پیچھے چلنے والی نہ ہوں۔ تب آپ کی عورتوں کی عزت ان کے ہاتھوں محفوظ رہے گی۔ اس میں مردوں نے بھی عظیم کردار ادا کرنا ہے اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ مرد گھر سے باہر جو چاہے کرتے رہیں۔ اور ان کے گھروں میں عصمتیں محفوظ رہیں۔ اگر ایسا ہے تو آپ جھوٹے خوابوں میں بس رہے ہیں۔ پاکباز مرد ہی پاکباز عورتوں کے لئے ہوتے ہیں اور خبیث مرد ہی خبیث عورتوں کے لئے ہوتے ہیں۔ مردوں کو اپنی عصمتوں کی حفاظت کرنا ہوگی تب اس قوم کو عصمت کی حفاظت کا درس دے سکیں گے۔

حضور نے فرمایا جرمن قوم اس قابل ہے کہ سارے یورپ ہی کی نہیں ساری دنیا کی قیادت کر سکے۔ پہلے ہٹلر کے ذریعے قیادت کرنے کی کوشش کی اور ناکام رہے اگر محمد مصطفیٰؐ کے اخلاق کے ذریعے ساری دنیا کی قیادت کی کوشش کریں گے تو اس میں کامیاب رہیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت جرمنی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ساری کامیابیاں آپ کے مقدر میں ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان انقلابات کا سردار بنا دے۔ کتنی عظیم خوشخبریاں ہیں جو آپ کے حق میں پورا ہونے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب

محترم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) ۱۵، دسمبر ۱۹۵۲ء کو گیارہ بجے دل کی تکلیف سے بیمار ہوئے اور باوجود ہر موجود الوقت ممکن طبعی امداد کے میسر آنے کے اس مہلک حملہ کا مقابلہ نہ کر سکے اور ۱۶، دسمبر ۱۹۵۲ء صبح پانچ بجے کے قریب راہیٔ ملکِ عدم ہوئے۔

بدقسمتی سے میں تو اس دن لاہور تھا۔ میرے دوسرے دوست آخری بیماری کے روز کی کیفیت پر زیادہ اچھی طرح روشنی ڈال سکیں گے۔ مجھے تو صرف یہ معلوم ہے کہ جب میں سات بجے شام لاہور سے واپس آیا تو مجھے اپنے گھر پہنچتے ہی معلوم ہوا کہ شاہ صاحب کو آج سخت دورہ پڑا ہے۔ چنانچہ میں مکان پر حاضر ہوا۔ جاکر دیکھا۔ تو بہت تکلیف میں تھے۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب آپ کے بڑے بھائی میرے رفیقِ کار ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر ایک کمپونڈر اور سکول کا ایک ادنیٰ کارکن کمرے میں موجود تھے۔ میں نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کہا۔ آپ کو معلوم ہوا۔ کہ میں ہوں۔ اس قدر شدید تکلیف میں مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا اور پوچھا کہ بتلائیے۔ جس کام گئے تھے کر آئے ہیں نا۔ کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ میں نے بتلایا کہ سب کام کر آیا ہوں۔ پھر میرے سامنے قے ہوئی اور درد بڑھ گیا۔ نوکر کو آواز دی کہ میری ٹانگ دبائے۔ مَیں نے بھی ہاتھ بڑھانا چاہا۔ لیکن منع کر دیا کہ نہیں نہیں۔ آپ نہیں۔ خود دعائیں پڑھتے رہے اور مجھے فرمایا کہ اب آپ گھر جاکر آرام کریں۔ آپ کی صحت بھی اچھی نہیں۔ آپ سفر سے آئے ہیں۔ کوفت ہو گی۔ میں نے ٹھہرنا چاہا لیکن اصرار کیا۔ کہ میں اپنے گھر چلا جاؤں۔ ناصر صاحب نے مجھے توجہ دلائی کہ الامر فوق الادب چاروناچار میں مصافحہ کرکے دعائیں لیتا اور دیتا گھر آگیا۔ پس یہ میری آخری ملاقات تھی۔ جس کے نقوش میرے دماغ پر ہمیشہ تازہ رہیں گے۔ اس سے واضح ہو سکتا ہے کہ آپ کو اپنی تکلیف کا خیال مؤخر اور اپنے ساتھیوں کے آرام کا خیال مقدم تھا اور یہ بھی کہ اس قدر تکلیف اور درد کی شدت میں بھی سکول کے کام کے متعلق رپورٹ لینا دماغ سے نہیں اترتا تھا۔ یہی فرض منصبی کی بجاآوری کا خیال اور یہی وہ انہماک ہے۔ جس نے آپ کو ایسی عظیم موت عطا کی۔

کس قدر بلند اخلاق کا مالک اور بےنفس انسان تھا اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے۔

شاہ صاحب کا کارنامہ

اساتذہ کو مربوط کرنا اور ہمرنگ بنانا بھی آپ کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اتنا بڑا اور اس قدر پرانا سکول جس میں بیس بیس تیس تیس سال کے پرانے تجربہ کار کارکن موجود ہوں۔ ان سب کو ایک لڑی میں پرو کر ایک دوسرے کا صحیح معنوں میں معاون اور مددگار بنا دینا۔۔۔ اور ان میں ایک دوسرے سے سلسلہ کے مفاد کے لئے رشک کرنے کی صفت پیدا کر دینا۔ آپ کی قابلیت پر دال ہے۔ خود کام کرنا اور بغیر طبائع پر بوجھ ڈالے ان سے کام لینا اور ہر ایک استعداد اور قابلیت کا پورا پورا فائدہ اٹھانا۔ اور اس کو سلسلہ کے لئے مفید ترین وجود بنا دینا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو ہر شخص سے نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس ادارہ کو جس کو آپ کی وفات سے اس قدر سخت دھکا لگا ہے گرنے نہیں دے گا اور ہماری دستگیری فرمائے گا۔ لیکن بظاہر یہ خلا جو آپ کے انتقال سے پیدا ہو چکا ہے پر ہوتا نظر نہیں آتا اور اس وقت جہاں ہمیں سید محمود اللہ شاہ صاحب کے بےوقت اور اچانک جدا ہو جانے کا بےحد افسوس ہے اور ہم اپنے آپ میں اس نقصان عظیم کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں پاتے جو ہمیں آپ کی وفات سے پہنچا ہے وہاں یہ خیال کہ آئندہ کام کس طرح چلے گا آپ کی جدائی کو اور بھی دوبھر بنا رہا ہے۔ آہ وہ عابد، خلیق اور ہمدرد انسان جو ہر کام شروع کرنے سے پہلے دعا کرے اور ہر استاد کو جو آپ کو کسی کام میں مشورہ دے یہی کہے کہ میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی دعا کریں کہ اگر یہ بات سلسلہ کے لئے بہتر ہے تو ہو جائے"۔ وہ شخص جس نے ہر رفیق کار کو اس کے اپنے حلقۂ عمل میں مکمل آزادی دے رکھی ہو جس کے ساتھ کام کرنا ہر کوئی باعث عزت اور فخر خیال کرتا ہو۔ ایسے انسان کی موت کے صدمہ پر انسان کا قابو پانا بہت ہی مشکل ہے۔

چنیوٹ میں آپکی نیکی کا اثر

تقسیم کے بعد لاہور سے ہوتے ہوئے جب ہم چنیوٹ آئے۔ تو اساتذہ اور طلباء کی مجموعی تعداد صرف ۴۳ تھی۔ ادھر ادھر سے احمدی طلباء ملا کر ہم نے چنیوٹ میں سکول کو ۱۵۰ کی تعداد سے شروع کیا تھا جس میں اساتذہ بھی شامل تھے ابتداء میں جس طرح خندہ پیشانی سے آپ نے بےسروسامانی اور مشکلات کا مقابلہ کیا اور احباب اور طلباء کی رہبری فرمائی۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ چنیوٹ میں ہمارے قدم جم گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول نے چنیوٹ کے پرانے سکولوں سے بھی زیادہ ناموری اور عزت حاصل کر لی۔ اور آپ کے حُسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر غیر از جماعت افسران اور معززین نے اپنے بچوں کو ہمارے سکول میں داخل کروا دیا۔ اور یہ سلسلہ آج تک ربوہ میں بھی قائم ہے۔ غیروں میں مقبول ہو جانا اور ان پر اپنے اخلاق کا سکہ بٹھا دینا شاہ صاحب کا ہی خاصہ تھا۔ انسان کی زندگی کے بعد تو اخلاق کا تقاضا ہے کہ ہم ہر انسان کو اچھا ہی سمجھیں اور اسکی خوبیوں کا ہی تذکرہ کریں اور عام طور پر ایسا ہی ہوتا ہے لیکن شاہ صاحب کا وجود ایسا تھا کہ اپنے اور غیر سبھی آپ کی زندگی میں ہی آپ کے مدّاح تھے۔ چنانچہ چنیوٹ کے غیر از جماعت بھی جن کو آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے اور آپ کی زندگی میں ہی آپ کو نہایت تواضع اور محبت سے ملتے تھے۔ چنانچہ چوہدری عبدالرحیم صاحب کلرک نے ذکر کیا کہ ایک روز ایک کام کے سلسلہ میں چنیوٹ گئے۔ آپ کا ذکرِ خیر آیا۔ تو وہاں کے ایک صاحب نے اپنے ایک غیر از جماعت ساتھی سے کہا کہ یہ شاہ صاحب کی بات ہے۔ اس نے پوچھا کون سے شاہ صاحب! ان صاحب نے تعجب سے کہا سیّد محمود اللہ شاہ صاحب! آپ ان کو بھی نہیں جانتے۔ وہ تو فرشتہ ہیں فرشتہ!!

الغرض کوئی شخص خواہ جماعت اور سلسلہ کا کتنا ہی مخالف کیوں نہ ہو۔ آپ کے اخلاق اور اخلاص کا معترف بلکہ مداح تھا۔

افسران تعلیم اور شرکاء کار کی نظر میں

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت خوش گفتار اور جہاندیدہ تھے۔ ہر مجلس پر چھا جاتے۔ محکمہ تعلیم کے انسپکٹر اور دیگر افسران جن سے تعلیم والے عام طور پر مرعوب ہوتے ہیں۔ وہ خود شاہ صاحب کی مجلس میں بجائے باتیں سنانے کے اور مجلس پر چھانے کے ان کی طرف توجہ کرتے اور ان سے باتیں سننے پر مجبور ہوتے۔ ایک دفعہ متحدہ پنجاب کے زمانہ میں صوبہ کے ہیڈ ماسٹروں کی لدھیانہ میں ایک کانفرنس ہوئی۔ آپ بھی اس میں شامل ہوئے۔ محترم میاں عبدالحکیم صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول لاہور آپ کو طالب علمی کے زمانہ سے ہی جانتے تھے۔ باوجود غیر از جماعت ہونے آپ کو دیکھتے ہی صدارت کے لئے آپ کا نام تجویز کر دیا۔ اور دوسروں نے تائید کی۔ آپ کی اسی لیاقت اور ہردلعزیزی کا ہی نتیجہ تھا کہ اس ایسوسی ایشن کا اگلا اجلاس قادیان میں ہی منعقد ہوا۔ اور صوبہ بھر کے ہیڈ ماسٹر اس میں شریک ہوئے اور سلسلہ کے مرکز اور اس کے عہدیداروں سے متعارف ہوئے باوجود اس کے طبیعت میں اس قدر استغنیٰ اور بےنفسی تھی کہ کسی عہدہ یا اعزاز کو قطعاً قبول نہ کرتے جب تک کہ خود دعا کرکے آپ کو اس بات کا یقین نہ ہو جاتا کہ اس میں سلسلہ کی بہتری ہو گی۔

ابھی پچھلے دنوں سکول بورڈ کا ممبر بننے کی طرف بعض دوستوں نے توجہ دلائی تو دوستوں کے احترام کی خاطر نامزدگی تو منظور کر لی۔ لیکن خود جدوجہد کرنا اور دوسروں سے متعارف ہونا گوارا نہ کیا۔

تالیفِ قلوب اور بےنفسی

شاہ صاحب بلا کے ذہین اور زیرک

باقی ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زاہدہ خانم

درازئ عمر کی حقیقت

انسان اپنی پیدائش کے بعد اپنی زندگی کا معیّن حصّہ اس دارِ فانی میں گزارنے کے بعد عالمِ جاودانی کی طرف کوچ کر جاتا ہے اور ہر انسان جو بھی اس دُنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے مقدر میں فنا لکھ دی گئی ہے جیسا کہ کلامِ الٰہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "ہر ذی روح آخر کار فنا ہو جانے والا ہے"۔ ایک اور جگہ ارشادِ ربّانی ہے۔ "ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے"

لیکن اکثر و بیشتر دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی انسان عین عالمِ شباب میں فوت ہو جاتا ہے تو لوگ افسوس کے رنگ میں تذکرہ کرتے ہیں کہ بے چارے نے کس قدر کم عمر پائی یا پھر خاص طور پر اکثر یہ بات سننے میں آتی ہے کہ افسوس صد افسوس بے چارے نے اس قدر کم عمری میں داعی اجل کو لبیک کہا کہ اپنی پیاری اولاد کی کوئی بھی خوشی نہ دیکھ سکا۔ اوہو! ابھی اس وجود کے دُنیا سے چلے جانے کی بھی کوئی عمر تھی۔ مگر یہ سب فانی دُنیا کے بے حقیقت قصّے ہیں۔ یہ صرف اور صرف ہماری لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ دراصل درازئ عمر اور ایک کامیاب و کامگار زندگی کا راز صرف اور صرف پختہ تعلق باللہ میں پوشیدہ ہے۔ جو لوگ اپنی زندگی میں زندہ خدا سے اپنا زندہ تعلق قائم کرتے ہیں دراصل وہی لوگ ابدی زندگی کے وارث ہوتے ہیں۔ اور خدا کی طرف سے دائمی نعماء کے دروازے اُن کے لئے کھولے جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی انسان کم عمری یا عین جوانی میں وفات پا جائے مگر اس انسان نے اپنی ساری زندگی تعلق باللہ اور خالص تقویٰ کے رنگ میں گزاری اس کی قلیل زندگی ایک دہریہ اور مادہ پرست انسان کی طویل زندگی سے کہیں زیادہ اہم اور درازئ عمر کا باعث ہے ...."

اور پھر یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے اگر کوئی انسان اس دُنیا سے رخصت ہو جاتا ہے مگر اس کے اعلیٰ اخلاق اور تقویٰ کی وراثت اُس کی اولاد کو حاصل ہو جائے اور اولاد اپنے جانے والے والدین کے نقشِ قدم پر چلنے والی ہو تو ایسا خوش نصیب خدا کی نظر میں ابدی زندگی پاتا ہے اور دُنیا اُس کے آباؤ اجداد کے تشخص کی وجہ سے اُن کو یاد رکھتی ہے۔ جیسا کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس دُنیا سے رخصت ہو جانے والوں کے تقویٰ کے درخت بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ایسے ٹھنڈے سایہ دار درختوں تلے ایک دُنیا آرام پاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس تقویٰ شعار انسان کے باغ کو تقویٰ کے مصفّا پانی سے سیراب کرتا چلا جاتا ہے اور جانے والے فانی انسان کی زندگی تقویٰ کی وراثت نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہونے کی صورت میں ابدی زندگی میں بدلتی چلی جاتی ہے اور یہی دراصل ابدی زندگی اور درازئ عمر کا سب سے بڑا راز ہے۔

اس ضمن میں جب کسی بچے کا باپ اس کی کم سنی میں جلد فوت ہو جاتا ہے تو ایسے بچّے کے بارہ میں جو بات کثرت سے کہی جاتی ہے وہ بھی قابلِ غور ہے یعنی افسوس صد افسوس اپنی اولاد کی کوئی خوشی بھی اس باپ نے نہ دیکھی اور اتنی جلدی دُنیا سے رخصت ہو گیا۔ یہ دنیاوی خوشیاں اور جاہ و جلال خدا کے حضور کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ حقیقی مسرتیں صرف اور صرف روحانی خوشیوں اور روحانی رفعتوں میں مضمر ہیں۔

طب و صحت ڈاکٹر شہناز اختر

پیٹ کے کیڑے

پیٹ میں کیڑے ہر ۰ اداں بچہ یا اس کی والدہ شکایت کرتی ہے بچے اگر ننگے پاؤں نہ پھریں۔ طہارت کرنے کے بعد صابن سے ہاتھ ضرور دھوئیں۔ ناخن بڑے ہرگز نہ رکھیں ہر بچے کو طہارت کی لازمی عادت ڈالیں۔ اکثر بچے گھر میں جہاں جگہ ملتی ہے بیٹھ کر پیشاب کر لیتے ہیں اور خود ہی شلوار یا جامہ اوپر کر کے دوستوں کے ساتھ کھیلنے میں مشغول ہو جاتے ہیں یوں بھی گندے جسم، گندے ہاتھوں سے کیڑے پرورش پاتے ہیں۔ بچوں کو ٹافیاں، چیونگم اور مٹھائیاں زیادہ نہ دیں ان سے بھی کیڑے پیدا ہوتے ہیں اور دانت بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ بچوں کو چوسنی نہ دیں۔ فیڈر کا نپل ننگا نہ رکھیں۔ ان سب تدابیر کو اختیار کر کے بہت حد تک ڈاکٹر اور بیماری سے دُور رہ سکتے ہیں۔ اگر بچہ پیٹ میں درد کی شکایت کرے۔ بھوک غیر معمولی زیادہ یا کم لگے۔ پیٹ بڑھا ہوا ہو۔ دانت سوتے میں پیستا ہو۔ پیشاب فرش پر سفید داغ چھوڑ جائے۔ چہرے پر سفید داغ نمودار ہونے لگیں۔ بچہ کبھی کبھار قے کر دے۔ اگر دست بدہضمی یا قبض کی شکایت کرے تو سمجھ لیں کہ بچے کے پیٹ میں کیڑے ہیں فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں اور دوسرے بچوں کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کریں۔

ایک چھوٹی سی بات

ڈاکٹر عبدالسلام اور چو این لائی

مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:

سابق صدرِ پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے دورِ حکومت میں مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب صدرِ پاکستان کے سائنسی مشیرِ اعلیٰ تھے۔ اسی دوران ایک مرتبہ آپ نے چین کا دورہ کیا۔ اس دورہ کے دوران آپ نے چینی سائنس دانوں کو ELEMENTRY PARTICLES پر ایک لیکچر دیا۔ اُسی شام چین کے وزیرِ اعظم جناب چو این لائی صاحب نے مکرم ڈاکٹر صاحب کو رات کے کھانے پر مدعو کیا ہوا تھا۔ کھانے کے دوران جناب چو این لائی نے مکرم ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ چینی سائنس دانوں نے ان کے لیکچر کی بہت تعریف کی ہے اور اُسے بے حد سراہا ہے۔ پھر چو این لائی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کے لیکچر کے SALIENT POINTS یعنی خاص خاص نقطوں کو دوہرا کر اُن کی تعریف کی۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ چو این لائی کی زبانی اپنے لیکچر کی خاص خاص باتوں کو سن کر میں حیران رہ گیا۔ اور اسی حیرانگی میں اُن سے کہا MR PRIME MINISTER WONDER HOW WELL INFORMED YOU ARE

ترجمہ جناب پرائم منسٹر میں حیران ہوں کہ آپ اتنے باخبر ہیں۔ اس پر چو این لائی صاحب نے مسکرا کر کہا

IF I AM NOT, HOW CAN I BE PRIME MINISTER OF CHINA FOR SO LONG

ترجمہ۔ اگر میں باخبر نہ ہوں تو اتنا عرصہ چین کا وزیرِ اعظم کیسے رہ سکتا ہوں۔

مکرم چوہدری نور احمد صاحب عابد ربوہ سے لکھتے ہیں:

ہے تو ایک چھوٹی سی بات لیکن ایک عظیم انسان کی عظمتِ اخلاق و کردار پر خوب روشنی ڈالتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۰ء کو میں اپنے برادر نسبتی مکرم غلام احمد صاحب چغتائی مقیم لندن کی اہلیہ صاحبہ کو جن کے ہمراہ دو کمسن بچے بھی تھے لاہور ایئرپورٹ پر رخصت کرنے گیا۔ حسنِ اتفاق سے افغان ایئر لائن کے اسی ہوائی جہاز میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی لندن تشریف لے جا رہے تھے۔ میں نے حضرت چوہدری صاحب کی خدمت میں جھجکتے ہوئے عرض کیا کہ ازراہ کرم میری عزیزہ اور بچوں کا دوران سفر خیال رکھیں۔ حضرت چوہدری صاحب نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ مجھے ان سے ملا دیں۔ چنانچہ عزیزہ اور بچوں سے تعارف کے بعد حاضرین سمیت دعا ہوئی۔ اور حضرت چوہدری صاحب عزیزہ کو اپنے ساتھ لے کر لاہور ایئرپورٹ کے اندر چلے گئے جہاں سے تھوڑی دیر بعد جہاز اپنی منزل کی طرف پرواز کر گیا۔

چند دنوں کے بعد مجھے عزیزم غلام احمد صاحب چغتائی کا خط ملا کہ اہلیہ اور بچے بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں۔ اور کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنی کار میں میری بیوی اور بچوں کو لے کر ایئرپورٹ سے سیدھے ہمارے گھر تک تشریف لائے اور انہیں میرے حوالے کر کے واپس تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب کے درجات قرب کو قیامت تک بلند فرماتا رہے اور ہماری موجودہ و آئندہ نسل کو ان

باقی صفحہ پر

آپ کا خط ملا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

مکرمہ نصرت حفیظ صاحبہ لکھتی ہیں:

بعض شخصیات دل میں گھر کرنے والی خصوصیات کی وجہ سے کسی طور بھلائی نہیں جاسکتیں۔ انہیں میں سے ایک شخصیت میرے پیارے ماموں جان اخوند فیاض احمد صاحب کی ہے۔ جو سترہ نومبر ۱۹۹۲ء کو اچانک ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے مگر ذہن اور دل ابھی تک ان کی جدائی کو قبول کرنے سے انکاری ہے۔ آنکھوں کے سامنے ان کا مسکراتا پُروقار چہرہ رہتا ہے۔

میرے پیارے ماموں جان انتہائی پیار اور شفقت کرنے والی ہستی تھے۔ میں زیادہ عرصہ تو ان کے قریب نہیں رہی مگر بی۔ ایس سی کرنے کے بعد ایک ڈیڑھ ماہ جو میں نے ان کے ساتھ گزارا۔ میں نے انہیں علم اور دین کا ایک بہت بڑا خزانہ پایا۔ اکثر احمدیت اور دینِ حق کے متعلق بہت مؤثر اور سمجھانے والے انداز میں باتیں کرتے۔ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کر رہے تھے۔ فرمانے لگے "اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگنا ہو ضد کر کے مانگو کہ اے اللہ یہ چیز مجھے ضرور دے۔ میں نے یہ لینی ہی ہے۔ پھر فرمایا۔ "میں دعوے سے کہتا ہوں کہ وہ ضرور نوازتا ہے۔ وہ ضرور دیتا ہے"، اور ایسا کہتے ہوئے آپ کی آواز بھرا گئی۔

ماموں جان بہت دعا گو انسان تھے عبادت کو اتنی محویت سے ادا کرتے کہ انہیں اپنے ارد گرد ہونے والی کسی بات کا پتہ نہ ہوتا۔ طویل سجدوں میں عبادت کے دوران کئی کئی گھنٹے گزار دیتے۔ ایک مرتبہ میں بھی ان کے ساتھ عبادت کے لئے کھڑی ہوئی۔ دل میں سوچا کہ آج میں بھی ماموں کے ساتھ دیر تک سجدے میں رہ کر دعا کروں گی۔ لیکن میں ایسا نہ کر سکی کیونکہ میں تھک کر سجدے سے اُن سے پہلے اٹھ گئی تھی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان سے آپ کا بہت گہرا تعلق تھا۔ اکثر بزرگان کے خطوط جو انہوں نے آپ کے خطوط کے جواب میں تحریر کئے تھے، کی کئی فائلیں مجھ سے بنوائیں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جنہیں آپ پھوپھی جان کے نام سے مخاطب کرتے تھے کے بہت سے دعاؤں بھرے خطوط کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ میں کسی وقت تمہیں پڑھنے کے لئے دوں گا۔ بہت ہی قیمتی نصائح ہیں ان میں۔

میرے پیارے ماموں بہت ہی نرم مزاج انسان تھے۔ اور یہی خصوصیت ہر ملنے والے پر ان کا تأثر چھوڑتی تھی۔ لوگ کئی کئی سال گزرنے کے باوجود آپ سے پہلے دن کی طرح خلوص اور پیار سے ملتے۔ ایک دن کہنے لگے "ہمارے ارد گرد لوگ اتنے بُرے نہیں ہوتے جتنا ہم انہیں بار بار کہہ کر بُرا سمجھنا شروع کر دیتے ہیں"۔

آپ کو جب کبھی بھی موقع ملتا اپنے والد محترم اخوند محمد اکبر خان رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور قادیان کی باتیں کیا کرتے اور یہ باتیں کرتے وقت اکثر آپ کی آواز بھرا جاتی مگر آپ بہت ضبط سے خود پر قابو پا لیتے۔ ایسی ہی کیفیات کا ذکر آپ نے اپنے ایک مضمون میں ان الفاظ سے کیا ہے۔

"آج تک وہ الفاظ نہ ملے کہ اپنی دلی کیفیتوں کا اظہار کر پاتا۔ جسم پہ ایک کپکپی سی طاری ہو جاتی۔ جب پچھلی یادیں ابھرنے لگتیں، زبان گنگ رہ جاتی۔ کاغذ اور قلم دھرے رہ جاتے البتہ جذبات کا طوفان چند قطروں کی صورت میں آنکھوں سے خود ٹپکنے لگتا"۔

پیارے ماموں ہر ایک سے بہت محبت اور شفقت سے ملتے۔ اور چھوٹوں سے ملنے کا تو ان کا خاص انداز تھا۔ ہمیں ہمیشہ ماتھے پر پیار کرتے اور ہاتھ ملاتے وقت چومتے۔ لیکن اب ہاتھ چومنے والی وہ ہستی اس دنیا میں نہیں رہی۔ میں تمام قارئین سے اپنے ماموں جان کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواستِ دعا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

بقیہ: صـ۳

تھے۔ ابھی آپ نے بات کی ابتدا ہی کی ہو۔ تفاصیل بیان نہ کی ہوں۔ فوراً بات کی تہ تک پہنچ جاتے اور تالیف قلب کرتے ہوئے اسی وقت آپ کے حسب منشاء جواب دے دیتے۔ اساتذہ کی کسی روز صحت خراب ہوتی۔ دوران سکول میں آپ کے پاس کیفیت بیان کرنے جاتے۔ پہلا فقرہ ہی سنتے تو کہہ دیتے۔ آپ گھر چلے جائیں اور آرام کریں۔ میں انتظام کر لوں گا۔ کام کا آپ فکر نہ کریں بیرونی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر (عموماً اپنے ماتحت اساتذہ سے مراعات اور خدمات کی توقع رکھتے ہیں۔ اور ان کے وقت اور مال پر اپنا حق سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب قسم کے انسان تھے۔ خود دوستوں کی خدمت کرتے اور اپنی گرہ سے خرچ کر کے ان کو اپنا گرویدہ بناتے۔

آپ کی صحت بالعموم خراب رہتی تھی زیادہ مغز ماری کرنا اور تفاصیل پر وقت ضائع کرنا آپ کے مفاد کے منافی تھا۔ اور اصل نگرانی کے کام میں حارج ہوتا تھا۔ پچھلے سال ایک ایسا ہی مرحلہ پیش آیا۔ جس کو سرانجام دینے کے لئے میں نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ مان لیا۔ میں نے آپ کی ہدایات کے ماتحت اس کام کی تکمیل کی۔ لیکن جب معاوضہ کا وقت آیا تو میرے احتجاج کے باوجود اس کا اعزازیہ میری طرف منتقل کر دیا۔ کس قدر بلند اخلاقی اور بے نفسی کا مظاہرہ ہے!

رفقاءِ کار سے چشم پوشی

اپنے رفقاءِ کار سے پورا پورا کام لینا حسن تدبر اور وسیع حوصلہ چاہتا ہے۔ شاہ صاحب کو نظم و ضبط قائم رکھنے کی خاطر اساتذہ سے بعض اوقات سختی بھی کرنا پڑتی اور میں محسوس کرتا ہوں۔ کئی دفعہ آپ کی بیماری کے حملہ کا باعث ہماری ہی کوتاہی ہوتی۔ لیکن اساتذہ سے بالمشافہ ناراضگی کا اظہار کرنا شاذ کا حکم رکھتا تھا۔ آپ کا بالعموم فرائض کی طرف توجہ دلانے کا طریق نہایت ہی مستحسن تھا ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بنگالی نے بتلایا کہ وہ احمد نگر میں رہائش رکھنے کے باعث اکثر اوقات وقت پر سکول نہ پہنچ سکتے تھے۔ اس بے قاعدگی کا بعض دفعہ سکول کے انتظام پر بھی اثر پڑتا۔ لیکن آپ کے اخلاق کا کمال یہ تھا کہ بنگالی صاحب کی مجبوری کو پیش نظر رکھتے ہوئے کبھی زبان سے کچھ نہ کہا۔ شاہ صاحب خود بھی کچھ مدت ربوہ میں رہے اور سکول ابھی چنیوٹ میں ہی تھا۔ اتفاق سے ایک مرتبہ بنگالی صاحب اور شاہ صاحب ایک ہی بس سے چنیوٹ پہنچے۔ (بالعموم آپ ربوہ میں رہتے ہوئے بھی سکول سے آدھ گھنٹہ پہلے دفتر میں پہنچ جایا کرتے تھے) بنگالی صاحب فرماتے ہیں کہ شاہ صاحب اڈا پر میرے ساتھ بس کا انتظار کر رہے تھے اور اس بات کا اظہار کر رہے تھے کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے مجھے آج دیر ہو گئی ہے اور اس کا مجھے بہت ہی افسوس ہے۔ لیکن بنگالی صاحب دل میں کہتے کہ آپ کس خوبی سے مجھے میرے فرائض کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ اسی طرح چودھری عبدالرحمٰن صاحب ایک مرتبہ ایک ضروری کام کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں دفتر میں گئے۔ شاہ صاحب حسب معمول کلاسوں کا دورہ کر رہے تھے۔ چودھری صاحب کو کلاس میں نہ پا کر جب دفتر کی طرف آئے۔ تو انہیں دیکھ کر کہا۔ کہ آپ اپنا کام ختم کر لیں میں آپکی جگہ کوئی اور انتظام کر دیتا ہوں۔ ایسی چشم پوشی اور عفو اور درگزر کی صفات حسنہ نے ہی آپ کو سٹاف کا محبوب بنائے رکھا۔ ہر کوئی سمجھتا اور بجا طور پر سمجھتا کہ آپ کو مجھ سے ہی زیادہ محبت تھی اور رات دن اپنے فرائض کی بجا آوری سے جوش اور شوق سے مگن رہتا۔

شروع شروع میں ایک دوسرے کو نہ سمجھنے کی وجہ سے رفقاء کار میں غلط فہمی ہو ہی جایا کرتی ہے۔ چنانچہ مجھے خود ندامت سے اس امر کا اعتراف ہے۔ کہ ابتداء میں ہم میں بھی کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی۔ لیکن جب معاملہ صاف ہو گیا۔ تو پھر اس کے بعد مجال ہے۔ کبھی اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہو۔ بلکہ ایک آدھ مرتبہ جب میں نے اس بدمزگی پر ندامت کا اظہار کرنا بھی چاہا۔ تو مجھ کو منہ سے لفظ تک نہ نکالنے دیا۔ بلکہ اس عرصہ میں اس قدر وسعت قلبی کا مظاہرہ کیا۔ اور اس قدر محبت اور مروّت کا ثبوت دیا۔ کہ میرے سامنے آپ کے محاسن۔ حسنِ تدبر اور بلند اخلاق کا ایک دفتر کھلا پڑا ہے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ الفضل کے اوراق اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ میں اس مضمون کو اسی پر ختم کرتا ہوں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۲۲ میں

وسیم امجد محمود ولد مکرم مبارک محمود قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ضلع پشاور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی اراضی ۲۰ کنال قیمت اندازاً ۵ لاکھ روپے (۲) ایک عدد مکان واقع لاہور ۱۰ مرلے مالیتی ۸ لاکھ روپے۔ (۳) ایک عدد مکان واقع میرپور شہر مالیتی ۲ لاکھ روپے۔ (۴) شیئرز ۲½ لاکھ اندازاً۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵،۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ وسیم امجد محمود درانی فلیٹ نمبر ۱۲/۱ بلاک نمبر سٹریٹ گلبرگ نمبر ۲ پشاور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حمید اللہ خان ولد رحمت اللہ خان وصیت نمبر ۲۰۷۱۰ پشاور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نصیر احمد شاہد ولد میاں محمد اسماعیل وصیت نمبر ۲۳۱۸۴۔

مسل نمبر ۲۹۱۲۳ میں

راشدہ فہیم زوجہ فہیم الدین اختر پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰۰/- روپے۔ (۲) زیور طلائی ۸ تولہ مالیت اندازاً ۲۴۰۰۰/- روپے (۳) سلائی مشین سنگر ۲۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ راشدہ فہیم زوجہ فہیم الدین ۹۰/۶، کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حفیظ اللہ خان وصیت نمبر ۲۸۰۹۱ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۱۲۵ میں

بینا جمیل بنت جمیل احمد پال قوم پال پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک چاندی کا سیٹ وزنی ایک تولہ مالیتی ۳۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بینا جمیل پال ۲۲۶۔ جہانزیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رانا منظور احمد ابن رانا مبارک احمد لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۱۲۶ میں

عظمیٰ خلیل زوجہ شبیر حسین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۲-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور وزنی ۲ گرام ۵۰۰ ملی گرام مالیتی ۹۱۰/- روپے حق مہر ۱۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عظمیٰ خلیل زوجہ شبیر حسین ۲/۱۳ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ امۃ الحفیظ والدہ موصیہ وصیت نمبر ۲۱۱۹۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ امۃ المومن بہن موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۳۔ حبیب احمد دارالنصر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۱۲۷ میں

امۃ المومن بنت خلیل احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال ۱۰ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۲-۱۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ المومن بنت خلیل احمد ۱۳/۲۰ دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ امۃ الحفیظ والدہ موصیہ وصیت نمبر ۲۱۱۹۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشریٰ زرین بہن موصیہ گواہ شد نمبر ۳۔ حبیب احمد سیکرٹری مال۔

مسل نمبر ۲۹۱۲۸ میں

ناصرہ ایوب زوجہ شیخ محمد ایوب قمر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۶ میں وصیت کرتی ہوں

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صد۴

کے اخلاق کریمانہ کو اپنانے کی توفیق بخشے ایسے ہی بابرکت وجود سے

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

کے مصداق ہیں۔

بقیہ: صہ۶

کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی مالیتی ۲۰۰۰۰/- روپے فروخت شدہ (۲) حق مہر ۵۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کرتی ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ناصرہ ایوب اہلیہ شیخ محمد ایوب قمر ۱۹/۱۱/۹۳ دارالنصر شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سراج دین دارالنصر شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ فاروق احمد دارالنصر شرقی ربوہ۔

بقیہ: صہ۱

ہوشی کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ یہ حالت تقریباً دوپہر تک قائم رہتی ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کا خیال ہے کہ ماہ جنوری میں جو بے ہوشی ہوئی تھی اس کا شاید دماغ پر اثر ہو۔ علاج جاری ہے شفا دینے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میری اہلیہ کی معجزانہ شفایابی کے لئے دعا کریں۔

○ محترمہ فرزانہ داؤد صاحبہ زوجہ مکرم داؤد احمد صاحب جاوید دارالعلوم جنوبی ربوہ بہت بیمار ہیں۔

○ محترمہ امینہ خالدہ خالد اہلیہ مکرم نعیم اللہ خالد صاحب جرمنی سے جلسہ سالانہ لنڈن میں شریک ہونے کے لئے گئیں۔ ۲۔ اگست کو انہیں دل کا شدید حملہ ہوا۔ دس دن ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر میں ہیں۔

○ مکرم رشید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سنوری ڈیرہ اسماعیل خان بعض مشکلات میں گرفتار ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

ایک نادر موقعہ

نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے شمال کی جانب کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ میں صرف (۴۰) چالیس پلاٹس (گورنمنٹ سے منظور شدہ) (۵، ۱۰، ۱۵ مرلہ) آسان اقساط پر فروخت کئے جا رہے ہیں۔ پہلے آئیں پہلے پائیں کی بنیاد پر خواہش مند حضرات فوری رابطہ کریں۔

عزیز احمد خان۔ پراپرٹی مرکز ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون گھر 414-211842

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

پروپرائیٹر:۔ حنیف احمد کامران

فون:۔ ۶۴۹ - ۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک وقت میں تین کام

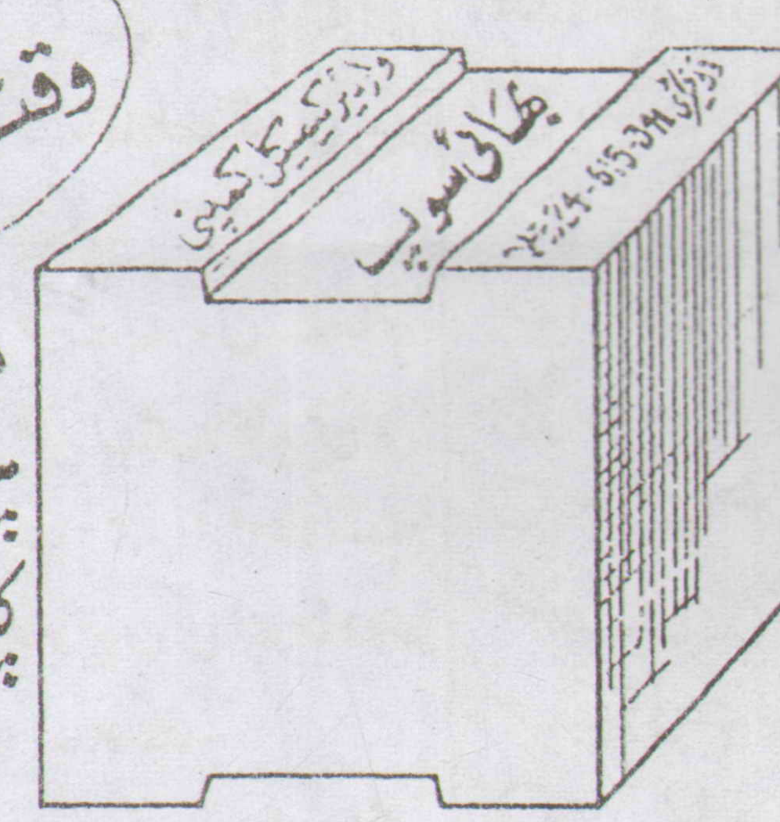

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

WARRIOR بھائی سوپ رجسٹرڈ WARRIOR

وزن میں پورا ○ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۴۷۷۱ - ۴۶۶۷۷۴

فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۵۲۴۰۴

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

نیو الرحیم جیولرز

پہلی منزل بھایانی چیمبرز خورشید مارکیٹ حیدری کراچی۔ فون 664-0231 664-3442

فیکس (92-21) 6643299

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی ۲۰/- | نور کاجل فی شیشی ۵/- | نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے فی کورس ۶۲۵/- | زدجامِ عشق ۳۰ گولی ۳۰۰/- | اکسیر معدہ ۸/- - ۱۵/- - ۳۰/- | قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے ۱۰/- | حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے ۱۰/- | خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۳۰۔ اگست۔ دن میں شدید دھوپ سے گرمی ہوتی ہے

○ ملک بھر میں قومی اسمبلی کے انتخابات کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرانے کا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے۔ ۲۹۔ اگست کو رات گئے تک امیدواران اپنے اپنے کاغذات جمع کرواتے رہے۔ ۳۰۔ اگست اور یکم ستمبر کو ان کاغذات کی جانچ پڑتال ہو گی اور کاغذات منظور یا مسترد ہونے کے خلاف اپیلیں ۵ ستمبر تک دائر کی جا سکیں گی۔ کاغذات واپس لینے کی آخری تاریخ ۳ ستمبر ہے۔ ۱۴ ستمبر کو حتمی امیدواروں کی فہرستیں شائع کر دی جائیں گی۔ اگلے ہفتے انتخابی نشان مختلف پارٹیوں اور آزاد امیدواروں کو الاٹ کر دئے جائیں گے۔

○ الیکشن کمیشن نے ضابطہ اخلاق کی دفعہ ۱۳ کے تحت بڑی سڑکوں اور چوراہوں میں انتخابی جلسے کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کے ساتھ بھارتی فوج کی مختلف جھڑپوں میں ۱۱ مجاہدین اور ۹ بھارتی فوجیوں سمیت ۲۰۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ بٹ گام میں بھارتیوں کی اندھا دھند فائرنگ سے ۳ شہری ہلاک ہو گئے۔

○ مشرق وسطیٰ کے بارے میں امن مذاکرات کا ۱۱واں راؤنڈ واشنگٹن میں شروع ہو رہا ہے۔ عرب ممالک لبنان شام مصر اردن اور فلسطین تنظیم آزادی کے نمائندوں نے ایک اجلاس میں مشترکہ موقف قائم کر لیا ہے جس کے تحت اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ تمام مقبوضہ علاقے فوری طور پر خالی کر دے۔ امریکہ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ان مذاکرات میں زیادہ فعال کردار ادا کرے۔

○ بوسنیا کے بارے میں امن مذاکرات دس دن کے وقفے سے دوبارہ شروع ہو رہے ہیں۔ بین الاقوامی ثالثوں کا مجوزہ امن منصوبہ بوسنیا نے مسترد کر دیا ہے کیونکہ اس میں ان کو ان کے حق سے کم زمین یعنی ۳۱ فیصد جگہ دی گئی ہے۔ سربوں کو ۵۲ فیصد اور کروٹس کو ۱۷ فیصد دی گئی ہے۔ سربوں نے منصوبہ منظور کر لیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ بوسنیا کے مسلمان مزید جگہ کے علاوہ سمندر تک رسائی بھی چاہتے ہیں۔

○ چین میں ایک بند ٹوٹنے سے ۲۰۰ سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔ بڑے بڑے دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ امدادی کارروائیاں پورے زور سے جاری کر دی گئی ہیں۔

○ لاہور میں مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے درمیان سیشن کورٹ کے سامنے زبردست تصادم ہوا۔ دو گھنٹے تک پورا علاقہ میدان جنگ بنا رہا دونوں طرف سے اندھا دھند پتھراؤ اور ہوائی فائرنگ کی گئی۔ دو درجن سے زیادہ افراد زخمی ہوئے آس پاس کی دکانوں اور ہوٹلوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ۱۷ گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ پولیس نے آنسو گیس اور لاٹھی چارج سے فریقین کو پسپا کر دیا۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے عبوری حکم جاری کیا ہے کہ قرضوں کے حلفیہ بیان کے بغیر بھی کاغذات نامزدگی وصول کئے جائیں۔ حتمی فیصلہ فریقین کے دلائل کی سماعت کے بعد کیا جائے گا۔ یہ حکم نامہ سندھ اسمبلی کے قائم مقام سپیکر عطا محمد مری کی طرف سے آرڈی ننس کو چیلنج کرنے کی درخواست پر جاری کیا گیا ہے اس درخواست میں کہا گیا ہے کہ مالی امور پر امیدواروں کو نااہل قرار دینا بنیادی حقوق کے منافی ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کا کوئی منشور نہیں کبھی "باباجا" اور کبھی "بابا آ" کے نعرے لگاتی ہے۔

○ کراچی میں مہنگائی کے خلاف ٹرانسپورٹروں نے مکمل ہڑتال کی سکول کالج اور تجارتی ادارے بند رہے شہر میں مکمل سناٹا چھایا رہا۔

○ امریکی سی آئی اے نے رپورٹ دی ہے کہ کراچی دنیا میں منشیات کی سپلائی کا سب سے بڑا مرکز بن چکا ہے۔ ہیروئن اور چرس بلوچستان اور نیشنل ہائی وے کے ذریعے کراچی پہنچتی ہے جہاں سے دوسرے ملکوں کو سمگل کر دی جاتی ہیں۔ پولیس سی آئی اے کے اہلکار سمگلنگ سے لاکھوں روپے روزانہ کما رہے ہیں۔ حیدر آباد میں منشیات فروشوں کے اثر و رسوخ کا یہ عالم ہے کہ وہاں ڈی آئی جی کو صرف ایک ہفتے کے بعد اس لئے تبدیل کر دیا گیا کہ اس نے سمگلنگ سے انکار کر دیا تھا۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ میں ہر حال میں پاکستان آؤں گا۔ اگر مجھے معافی نہ دی گئی تو دوسرا راستہ اپناؤں گا۔ سندھ کی تمام نشستوں پر کامیابی حاصل کر کے وزیر اعلیٰ بنوں گا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کی حالت انتہائی خراب ہے۔

بفضلِ خدا تعالیٰ

بہترین ڈش انٹینا کیلئے آپکے جانے پہچانے پرانے آزمودہ اور تجربہ کار

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون ۲۱۱۲۷۴

فون رہائش بشارت احمد خان ۷۸۴

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

ڈش انٹینا سائز ۱۲ فٹ

WAZ-SATELLITE SYSTEM

معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی۔ تصویر۔ آواز بالکل صاف۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری

فون: (0437) 2644 3024 3068

رابطہ کیلئے: میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد کارخانہ حاجی پورہ

راولپنڈی :۔ میاں سعید احمد 051/429771 / کوکا کولا ایجنسی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

کار برائے فروخت

○ سوزوکی سوفٹ ایک ہزار سی سی رنگ سفید ماڈل ۱۹۸۹ء اے ون کنڈیشن برائے فروخت۔

رابطہ چیپ کلاتھ ہاؤس دوکان نمبر ۲ بلال مارکیٹ ربوہ

کیا آپ کو

پیٹ درد، قبض، اسہال، پیچش، گیس، بدہضمی، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دوائی کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟

تو

ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل

DIGEST CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے آرام آسکتا ہے

ایک شیشی تمام عمر کیلئے کافی ہے۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 00-20 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 00-10 روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔

مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔

بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش :۔ کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل

گول بازار ربوہ

فون آفس 771، کلینک 606، فون سیلز 211283

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبد الحمید اعوان کا

ماہانہ پروگرام

- ۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶
- ۱۰ تا ۱۲ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۱۰/۲ گلی نمبر ۳۲۔ اسلام آباد
- ۱۵، ۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ۔
- ۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی۔ فون ۵۴۸۱۷۹ PP
- ۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان۔ فون :۔ ۵۱۰۵۶۴ PP

⇦ باقی دنوں میں

مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے گوجرانوالہ فون ۲۱۹۰۶۵-۲۱۸۵۳۴